سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ مئی بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں ؁

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان دو قسم کی لذّتوں کا مجموعہ ہے ایک روح کی لذّت دوسری نفس کی لذّت

نفسانی لذتیں آنی اور فانی ہوتی ہیں۔ روحانی لذتیں اگر میسر آجائیں تو پھر زائل نہیں ہوتیں

"یاد رکھو! انسان ۲ قسم کی لذّتوں کا مجموعہ ہے ایک روح کی لذّت ہے دوسری نفس کی لذّت۔ روحانی لذّت تو ایک باریک اور عمیق راز ہے جس پر اگر کسی کو اطلاع مل جائے اور ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی جس کو یہ سرور اور ذوق مل جائے وہ اس سے سرشار اور مست ہو جاتا ہے۔ نفسانی لذتیں ایسی ہیں کہ ہمیشہ آنی اور فانی ہوتی ہیں۔ نفسانی لذّت وہ لذّت ہے جس کے ساتھ ایک طوائف بازاروں میں ناچ کرتی ہے۔ وہ بھی اس لذّت میں شریک ہیں۔ جیسے (ایک نفسانی مولوی) وعظ کی حیثیت میں گاتا ہے اور لوگ اس کو پسند کرتے ہیں ویسی ہی بازاری عورت گاتی ہے اسے بھی پسند کرتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نفس یہی چیز ہے جو ایک واعظ کے وعظ سے بھی لذّت اٹھاتا ہے اور دوسری طرف ایک بدکار عورت کے گانے سے بھی لذّت اٹھاتا ہے۔ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ بدکار ہے اس کے اخلاق اس کی معاشرت بہت ہی قابل نفرت ہے۔ لیکن اس پر بھی اگر وہ اس کی باتوں اور اس کے گانے سے لذّت اٹھاتا ہے اور اس کو نفرت اور بدبو نہیں آتی تو یقیناً سمجھو کہ یہ نفسانی لذّت ہے ورنہ روح تو ایسی گھناؤنی اور متعفن شے پر راضی نہیں ہو سکتی۔ اس قابل رحم واعظ کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھ میں پاک حصہ نہیں ہے ایسا ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے سامعین نہیں سمجھتے کہ ہم یہاں صرف نفسانی لذّت کے لئے بیٹھے ہیں اور خدا کا بخرہ ہم میں نہیں ہے۔ پس میں خدا تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ ہماری تقریروں اور ہمارے بولنے والوں اور سننے والوں میں سے اس ناپاک اور خبیث روح کے حصہ کو نکال کر محض للّٰہیت بھر دے۔ ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے اس کی رضا حاصل کرنے کے واسطے اور جو کچھ سنیں خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں اور نیز عمل کرنے کے واسطے سنیں اور مجلس وعظ سے ہم صرف اتنا ہی حصہ نہ لے جائیں کہ یہ کہیں کہ آج بہت اچھا وعظ ہوا۔" (ملفوظات جلد اول ۱۴)

اخبار احمدیہ

○ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور فرمودہ قاعدہ کے مطابق جو اصحاب دوران سال کسی تاریخ کو چالیس سال کی عمر تک پہنچ جائیں وہ آئندہ سال یکم جنوری کو مجلس انصار اللہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ زعماء مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ایسے اصحاب کو جو گزشتہ سال کے دوران ۴۰ سال کی عمر تک پہنچ چکے ہیں فوری طور پر مجلس انصار اللہ میں شامل کر لیں اور مرکز میں اس کی اطلاع دیں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ سال ۶۵ - ۱۹۶۶ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۶۶ء تک نظارت اصلاح و ارشاد میں پہنچنی ضروری ہے۔ مربی صاحبان مقررہ تاریخ تک اپنی رپورٹیں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ڈھاکہ (بذریعہ تار) محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کا اپریشن مورخہ ۱۹ مئی بروز بدھ ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اصلاحِ اعمال کے لئے تین چیزوں کی ضرورت

۱۔ قوّتِ ارادی ۲۔ صحیح اور پورا علم ۳۔ قوّتِ عملی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۶ء - بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
احمدیت کو جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے عقائد کی اشاعت میں اس قدر

عظیم الشان فتح

حاصل ہوئی ہے کہ ہماری جماعت کے مخالف بھی وہی عقائد رکھنے لگ گئے ہیں جو ہمارے ہیں اور جن پر کسی زمانہ میں وہ کفر کے فتوے لگایا کرتے تھے وہاں اعمال کی اصلاح میں ابھی تک ہماری جماعت کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور نہ صرف یہ کہ ہم نے یقیناً کہ ہم ابھی تک اپنا ہم رنگ نہیں بنا سکے بلکہ بعض احمدی بھی ایسے پائے جاتے ہیں جو ان کے رنگ میں رنگین ہیں اور ان پر

احمدیت کا رنگ

ابھی تک نہیں چڑھا۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر اور کونسا رنگ ہے جس سے انسان اپنے آپکو رنگے۔ پھر بھی ہماری جماعت نے ابھی تک وہ رنگ اختیار نہیں کیا جس کے بغیر

خدا تعالیٰ کے قرب

اور اس کی محبت انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ میں نے اس نقص کے وجوہ بیان کرتے ہوئے بتایا تھا کہ انسان میں ایک قوتِ مؤثرہ ہوتی ہے۔ اور ایک قوتِ متاثرہ ہوتی ہے۔ اور پھر ان دونوں قوتوں کے معاون ہوتے ہیں اور کامیابی کے لئے صرف قوتِ مؤثرہ کا ہونا ضروری

نہیں بلکہ قوتِ متاثرہ کا اس کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر قوتِ متاثرہ اس حد تک نہ ہو جس حد تک قوتِ مؤثرہ ہو تب نتائج اطمینان بخش نہیں نکل سکتے۔ اور اگر مؤثرہ اس حد تک نہ ہو جس حد تک قوتِ متاثرہ ہو تب بھی نتائج انسان کی امید کے مطابق نہیں نکل سکتے۔ میں نے بتایا تھا کہ قوتِ مؤثرہ جو قومی دماغ کی حیثیت رکھتی ہے جب کوئی بات عمل میں لانا چاہتی ہے تو انسان کی قوتِ ارادی کو حرکت میں لاتی ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک مادہ رکھا ہوا ہے جو قوتِ ارادی کی بات کو ماننا اور اسے تسلیم کرتا ہے جسے عبودیت کہتے ہیں اگر

عبودیت کا مادہ

انسان میں نہ ہو تو قوتِ ارادی کی موجودگی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جیسے بعض ہاتھ مفلوج ہوتے ہیں دماغ حکم دیتا ہے کہ ہلو مگر وہ نہیں ہل سکتے۔ بعض پاؤں مفلوج ہوتے ہیں دماغ حکم دیتا ہے کہ چلو مگر وہ نہیں چلتے بعض زبانیں مفلوج ہوتی ہیں۔ دماغ حکم دیتا ہے بولو مگر وہ نہیں بولتیں۔ اسی طرح بعض آنکھیں مفلوج ہوتی ہیں دماغ حکم دیتا ہے کہ دیکھو مگر وہ نہیں دیکھ سکتیں۔ تو اگر قوتِ متاثرہ موجود نہ ہو یا بہت ہی کمزور ہو تو اس وقت قوتِ مؤثرہ بیکار اور معطل ہو جاتی ہے اور اگر قوتِ مؤثرہ بیکار اور معطل ہو۔ قوتِ متاثرہ کو چونکہ حکم دینے والا کوئی نہیں رہتا۔ اس لئے وہ جس طرح چاہتی ہے کام کرتی جاتی ہے اور اس وجہ سے ان کاموں کے مفید نتائج نہیں نکلتے جیسے ہر گھر میں ماں باپ بچوں پر حکومت کرتے ہیں

اب اگر بچے اپنے ماں باپ کے حکموں کو نہ مانیں تب بھی گھر کا امن قائم نہیں رہ سکتا اور اگر ماں باپ میں عقل نہ ہو اور وہ بچوں کی صحیح تربیت اور ان کی نگرانی نہ کر سکیں تب بھی امن نہیں رہ سکتا۔ تو

اصلاحِ اعمال کیلئے

دونوں قوتوں کا درست ہونا ضروری ہوتا ہے اور میں نے بتایا تھا کہ قوتِ مؤثرہ میں کوئی نقص نہیں۔ اور اگر کسی کی قوتِ مؤثرہ میں کوئی نقص ہے جو بہت ہی کم ہے۔ ورنہ اِلّا ماشاء اللہ کے طور پر ہماری جماعت کے تمام افراد چاہتے ہیں کہ انہیں

تقوےٰ اور طہارت

حاصل ہو وہ اسلامی احکام کی اشاعت کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا قرب حاصل کر سکیں۔ پس ہماری قوتِ ارادی تو مضبوط اور طاقتور ہے۔ پھر بھی نتائج صحیح نہیں نکلتے تو یقیناً دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے۔ یا تو یہ کہ عمل کے لئے جتنی قوتِ ارادی چاہیئے اتنی ہمارے اندر نہیں لیکن عقیدہ کی اصلاح کے لئے جتنی قوتِ ارادی کی ضرورت تھی وہ ہم میں موجود تھی اس وجہ سے عقائد کی اصلاح ہو گئی لیکن عملی اصلاح کے لئے چونکہ زیادہ قوتِ ارادی کی ضرورت تھی اور وہ ہمارے اندر نہیں تھی اس لئے ہم اعمال کی اصلاح میں کامیاب نہ ہو سکے اور یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ ہماری عبودیت میں کچھ نقص ہے اور قوتِ متاثرہ مفلوج ہونے کی وجہ سے قوتِ مؤثرہ کے اثر کو قبول نہیں کرتی۔ یا جن معاونوں کی اسے ضرورت ہوتی ہے ان میں کمزوری

ہے۔ اس صورت میں جب تک ہم قوتِ متاثرہ کا علاج نہ کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جیسے کوئی طالب علم کند ذہن ہوتا ہے وہ سبق پڑھتا ہے مگر یاد نہیں رکھ سکتا۔ اس کا جب تک ذہن درست نہیں کر لیا جاتا اس وقت تک خواہ اسے کتنا سبق دیا جائے کتنی بار اسے یاد کرانے کی کوشش کی جائے وہ یاد نہیں رکھ سکے گا پس ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ

ہمارے نیکی کے ارادے

دماغ کے اس حصہ پر کیوں اثر نہیں کرتے جس پر اثر ہونے کے نتیجہ میں عملی اصلاح شروع ہو جاتی ہے اور ہمیں ان روکوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو اس راستہ میں حائل ہوتی ہیں۔

میں نے بتایا تھا کہ دو قسم کی روکیں ہیں جو اس راستہ میں حائل ہوتی ہیں۔ ایک قوتِ ارادی میں کمزوری اور دوسری قوتِ عملی میں کمزوری۔ لیکن ان کے علاوہ ایک تیسری صورت بھی ہے جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو دونوں طرف اپنا اثر ڈالتی ہے اور وہ یہ کہ علمی طور پر انسان میں کمزوری ہو کیونکہ ارادہ بھی علم کے مطابق چلتا ہے۔ مثلاً اگر کسی انسان کو یہ معلوم نہ ہو کہ ایک ہزار کا لشکر اس کے مکان پر حملہ کرے گا تو یقیناً جو تدابیر وہ اس حملہ کے دفاع کے لئے اختیار کرے گا وہ اس سے مختلف ہوں گی۔ جو اس صورت میں کرتا جب اسے معلوم ہوتا کہ ایک ہزار آدمی اس کے مکان پر حملہ آور ہونے والے ہیں تو

علم کی کمزوری

کی وجہ سے بھی نقص پیدا ہوجاتا ہے اور علم کی صحت قوت ارادی کو بڑھا دیتی ہے جن لوگوں کو کبھی بوجھ اٹھانے کا موقعہ ملا ہو۔ وہ جانتے ہیں کہ بعض چیزیں ہلکی نظر آتی ہیں۔ مگر ہوتی بوجھل ہیں۔ ان کے اٹھاتے وقت انسانی ہاتھ جھٹکا محسوس کرتا ہے۔ پہلے یہ سمجھ کر وہ ہاتھ ڈالتا ہے کہ یہ ہلکی چیز ہے مگر جب دیکھتا ہے کہ بھاری ہے تو کہتا ہے اوہ! یہ کتنی بھاری چیز تھی۔ اور اس خیال کے آنے پر دوبارہ اس بھاری چیز کو اٹھا لیتا ہے۔ آخر دوبارہ اس میں زائد طاقت تو نہیں آجاتی۔ طاقت وہی ہوتی ہے جو پہلے تھی۔ پھر وجہ کیا ہے کہ پہلی دفعہ وہ چیز اس سے نہیں اٹھائی جاتی۔ مگر جب دوسری دفعہ اسے پتہ لگتا ہے کہ بوجھل ہے تو وہ اسے اٹھا لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں ایک

قوتِ موازنہ

رکھی ہوئی ہے۔ وہ قوت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ فلاں کام کے لئے اتنی طاقت درکار ہے اور چونکہ ساری طاقت انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی بلکہ دماغ میں محفوظ ہوتی ہے اس لئے جب دماغ اتنی طاقت بھیجتا ہے جتنی پہلی دفعہ قوتِ موازنہ طلب کرتی ہے تو انسان کے ہاتھ کو جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ اور قوتِ موازنہ سمجھ جاتی ہے کہ میری غلطی تھی۔ تب وہ دماغ کو اور طاقت بھیجنے کے لئے کہتی ہے۔ اور اس طاقت کے آنے پر چیز بآسانی اٹھالی جاتی ہے۔ مثلاً ایک چیز پڑی ہو جس کے متعلق انسان یہ سمجھتا ہو کہ یہ دس سیر وزنی ہے لیکن ہو بیس سیر کی تو چونکہ انسان اسے اس طاقت سے اٹھائے گا جتنی طاقت

دس سیر بوجھ اٹھانے کیلئے

ضروری ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگے گا۔ جھٹکا لگنے کے معاً بعد دماغ دس سیر بوجھ اٹھانے کی اور طاقت بھیج دیگا اور وہ چیز اٹھائی جاسکے گی۔ تو قوتِ موازنہ نے جو فیصلہ کیا اس کی غلطی کی وجہ سے انسانی ہاتھ کو جھٹکا لگا ورنہ طاقت تو اس میں اس بوجھ کو اٹھانے کی پہلے سے تھی۔ وہ طاقت رکھتا تھا بیس سیر بوجھ اٹھانے کی لیکن قوتِ موازنہ نے جو

جو دماغ کے لئے وزیر کی حیثیت

رکھتی ہے کہا کہ دس سیر وزن کے لئے طاقت چاہیئے۔ تب دماغ نے اتنی ہی طاقت بھیج دی۔ لیکن جب دشمن سے مقابلہ ہوا۔ تو قوتِ موازنہ کو اپنی غلطی محسوس ہوئی اور اس نے دماغ کو اطلاع دی۔ کہ دس سیر مزید کے اٹھانے کی طاقت بھجوائی جائے۔ تب وہ چیز بآسانی اٹھائی گئی۔ اور بڑی چیزیں تو الگ رہیں۔ چھوٹی چیزوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ ہولڈر کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ لیکن بعض ہولڈروں کے اندر سیسہ بھرا ہوتا ہے۔ اب جو شخص ایسے ہولڈر کو جس کے اندر سیسہ بھرا ہوا ہو غلطی سے عام ہولڈر سمجھ کر اٹھائے گا تو چونکہ جتنی طاقت کی ضرورت تھی۔ اس سے وہ کم طاقت خرچ کرے گا۔ اس لئے اندرونی طور پر وہ جھٹکا محسوس کرے گا۔ کیونکہ جب وہ اسے اٹھانے لگتا ہے۔ تو جتنی طاقت سمجھ کر اٹھاتا ہے اس سے زیادہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور اس طرح اس کا ہاتھ جھٹکا محسوس کرتا ہے۔ اور گو ہولڈر اٹھانے کے لئے وہ دوسری دفعہ ہاتھ نہیں ڈالتا بلکہ پہلی مرتبہ ہی اسے اٹھا لیتا ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ اس کا بازو اندرونی طور پر یہ حس محسوس کرتا ہے کہ مجھے پہلی مرتبہ اس ہولڈر کے اٹھانے میں کامیابی نہیں ہوئی بلکہ دوسری دفعہ میں نے اسے اٹھایا ہے۔ اور اس موقعہ پر پہلی اور دوسری کوشش میں ایک سیکنڈ کے سینکڑوں حصہ کا فرق ہوتا ہے۔ اور دونوں میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر فرق ہوتا ضرور ہے۔ یہ قوتِ موازنہ ہمیشہ علم کے ذریعہ آتی ہے۔ خواہ علم اندرونی طور پر ہو خواہ بیرونی طور پر۔ اندرونی علم سے مراد

مشاہدہ اور تجربہ

ہے اور بیرونی علم سے مراد بیرونی حرکات کی آوازیں ہیں جو کانوں میں پڑتی ہیں۔ مثلاً یہ علم کہ دس دشمن آرہے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ بیرونی ہے کیونکہ کان اسے سنیں گے اور دماغ کو سنائیں گے لیکن جب دس سیر وزنی شے کے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھتے ہیں تو کوئی اسے یہ نہیں کہتا کہ یہ دس سیر وزنی ہے بلکہ سابق تجربہ کی بنا پر قوتِ موازنہ آپ ہی آگے بازو میں فیصلہ کرتی ہے۔ پس یہ علم اندرونی ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں بتانا چاہتا ہوں کہ جب انسان

اصلاح اعمال کیلئے

کھڑا ہوتا ہے تو قوتِ موازنہ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ مجھے اپنی جدوجہد کے لئے کس قدر طاقت کی ضرورت ہے۔ لیکن بعض دفعہ صحیح علم حاصل نہ ہونے کی وجہ سے انسان اعمال کی اصلاح پر غالب نہیں آسکتا۔ اور قوتِ موازنہ عدم علم کی وجہ سے اسے صحیح خبر نہیں دیتی کہ اس عملی اصلاح کے لئے کس طاقت کی ضرورت ہے۔ جیسے زہر ہے اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ فلاں چیز زہر ہے تو عدم علم کی وجہ سے قوتِ موازنہ اس کے کھانے سے ڈرائے گی نہیں۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ یہ زہر ہے تو پھر اس کی قوتِ موازنہ فیصلہ کرے گی کہ آیا اسے زہر کھانا چاہیئے یا نہیں۔ مثلاً ایک شخص زندگی سے بیزار ہے۔ افکار و ہموم ہر وقت اس پر غالب رہتے ہیں۔ اور وہ

مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ

کرنے کی ہمت اپنے اندر نہیں رکھتا تو قوتِ موازنہ اسے کہے گی کہ کھالو ہر آن جھگڑوں سے نجات مل جائے گی۔ لیکن جو شخص زندہ رہنا چاہتا ہے اسے قوتِ موازنہ کہے گی کہ یہ زہر ہے اسے مت کھاؤ۔ یا فرض کرو کوئی ایسا زہر ہے جو پچاس فی صدی مہلک ثابت ہوتا ہے اور پچاس فیصدی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ بچ جاتے ہیں اب اگر کسی انسان کے سامنے کوئی شخص اس قسم کا زہر رکھ دے اور کہے کہ یہ کھالو تو میں تمہیں

ایک ہزار روپیہ انعام

دوں گا تو وہاں بھی قوتِ موازنہ اسے بتا دے گی کہ کس حد تک اس تجویز پر اسے عمل کرنا چاہیئے اور کس حد تک نہیں۔ اگر زندگی اس کے لئے دوبھر ہے اگر مشکلات و مصائب سے وہ گھبرا ہوا ہے۔ وہ جینے سے سخت بیزار ہے تو قوتِ موازنہ کہے گی زہر کھالو اس میں کیا حرج ہے۔ اگر بچ گئے تو روپیہ مل جائے گا۔ اور اگر مر گئے تو دنیا کے دھندوں سے جان چھوٹ جائے گی۔ لیکن اگر

مشکلات پر غالب آنے کی کوشش

کرتا ہے اور ہمت توڑ کر نہیں بیٹھ جاتا تو اسے قوتِ موازنہ کہے گی کہ پچاس فیصدی موت بھی تم کیوں قبول کرتے ہو۔ اسے مت کھاؤ خواہ تمہیں کتنا ہی انعام ملنے کی لالچ دلائی جائے۔

غرض قوتِ موازنہ انسان کو ہوشیار کرتی ہے۔ اور وہی عدم علم کی وجہ سے اسے غافل کرتی ہے۔ اور پھر اسی عدم علم کی وجہ سے یا صحیح علم کے نہ ہونے کی وجہ سے جو قوتِ موازنہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ گناہ صادر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بچہ جب ایسے لوگوں میں پرورش پاتا ہے جو

گناہ کے محرک

رہتے ہیں۔ جن کی مجلسوں میں ہر وقت یہ ذکر ہوتا رہتا ہے۔ کہ (۱) جھوٹ کے بغیر تو دنیا میں گزارہ نہیں ہو سکتا (۲) جھوٹ ہی ہے جو تمام ترقیات کی کلید ہے۔ (۳) آجکل بھلا کون سچ بولتا ہے (۴) اس زمانہ میں تو جھوٹ بولے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو ایسے فقرے سن سنکر اس کا علم صرف اسی حد تک محدود رہتا ہے کہ جھوٹ بولنا ایسی بری بات نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بڑے ہو کر اسے جہاں

جھوٹ بولنے کا موقعہ

ملے گا اور اپنی قوتِ موازنہ سے وہ فیصلہ چاہے گا تو قوتِ موازنہ فوراً اسے کہہ دیگی۔ خطرہ زیادہ ہے جھوٹ بول لو۔ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ یا مثلاً غیبت ہے وہ اپنے اردگرد جب تمام لوگوں کو غیبت کرتے دیکھتا ہے۔ تو بڑا ہو کر جب اس کے سامنے بھی کوئی غیبت کا موقعہ آتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے غیبت کی تو مجھے فائدہ پہنچ جائے گا۔ تو قوتِ موازنہ اسے کہہ دیتی ہے سارے ہی غیبت کرتے ہیں اگر تم بھی غیبت کرلو تو کیا حرج ہے۔ گو یہ گناہ تو ہے مگر کوئی اتنا بڑا گناہ نہیں۔ یہی وہ امر ہے جس کے متعلق میں نے بتایا تھا کہ

اعمال صالح میں ایک خطرناک روک

یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ بعض گناہ بڑے ہیں اور بعض چھوٹے۔ اس کی وجہ سے بعض گناہوں کو لوگ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ کہتے ہیں یہ تو چھوٹے ہیں۔ ان کے کرلینے میں کیا حرج ہے۔ اس خیال کا یہ اثر ہوتا ہے کہ گو قوتِ موازنہ موجود ہوتی ہے مگر وہ اس غلط علم کی وجہ سے جو اس نے ماحول سے حاصل کیا تھا انہیں اتنی طاقت نہیں دیتی جس طاقت کے نتیجہ میں وہ گناہ پر غالب آسکیں۔ جیسے میں نے بتایا ہے کہ اگر ایک چیز دس سیر یا بیس سیر وزنی ہو۔ اور آدمی اسے پانچ چھ سیر وزنی سمجھ رہا ہو۔ تو خواہ اس میں دس من بوجھ اٹھانے کی طاقت ہو۔ پہلی دفعہ اس کے ہاتھ کو جھٹکا محسوس ہوگا۔ اور وہ اسے نہ اٹھا سکے گا۔ پہلی دفعہ اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگنا۔ اور اس کا اس چیز کو نہ اٹھا سکنا اس لئے نہ تھا کہ اس میں وہ چیز اٹھانے کی طاقت نہ تھی۔ طاقت تو اس میں اس سے بھی زیادہ بوجھ اٹھانے کی تھی۔ جھٹکا اسے اس لئے لگا کہ قوتِ موازنہ نے غلط اندازہ کرکے دماغ کو کم طاقت بھیجنے کا مشورہ دیا۔ اسی طرح

گناہوں کو مٹانے کی طاقت

بھی انسان میں ہوتی ہے لیکن جب گناہ سامنے آتا ہے۔ اور قوتِ موازنہ کہہ دیتی ہے اس گناہ میں کیا حرج ہے یہ تو معمولی گناہ ہے اور دوسرے شخص کا فائدہ اس سے بہت زیادہ ہے تو دماغ اتنی طاقت اس گناہ کو مٹانے کے لئے نہیں بھیجتا

جتنی بھینچی چاہیئے۔ اور وہ اس گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ گویا

تین چیزوں کی مضبوطی کی ضرورت

ہوئی۔ ایک قوتِ ارادی کی مضبوطی کی ضرورت ہے۔ ایک علم کی زیادتی کی ضرورت ہے اور ایک قوتِ عملیہ میں طاقت کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ علم کی زیادتی بھی درحقیقت قوتِ ارادی کا ہی حصہ ہوتی ہے کیونکہ علم کی زیادتی کے ساتھ قوتِ ارادی بڑھ جاتی ہے یا یوں کہو کہ عمل کرنے پر وہ آمادہ ہو جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اصلاح کے لئے ہمیں تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ قوتِ ارادی کی طاقت کہ وہ بڑے بڑے کاموں کے کرنے کا اہل ہو۔ علم کی زیادتی کہ ہماری قوتِ ارادی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتی رہے اور غفلت میں رہ کر موقعہ نہ گنوا دے۔ قوتِ عملیہ کی طاقت کہ ہمارے اعضاء ہمارے ارادہ کے تابع چلیں اور اس کے حکم کو ماننے سے انکار نہ کریں۔ جب ہماری قوتِ ارادی مضبوط ہوگی وہ ایک زبردست افسر کی طرح اپنی طاقت اور قوت کے ساتھ

جسم کی کمزوریوں پر غالب

آکر اسے اپنے منشاء کے مطابق کام کرنے پر مجبور کر دے گی۔ جب علم صحیح ہوگا تو ہم ان ناکامیوں سے محفوظ ہو جائیں گے جو قوتِ موازنہ کی غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ وہ ایک اندازہ کام کا لگاتی ہے لیکن وہ اندازہ غلط ہوتا ہے اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ

اصلاح کا موقعہ

ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور اس کے لئے دوبارہ کوشش فضول ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ عدم علم کی وجہ سے قوتِ ارادی فیصلہ ہی نہیں کر سکتی کہ اسے کیا کرنا چاہیئے اسی طرح جب قوتِ عملیہ مضبوط ہو گی تو وہ قوتِ ارادی کے ادنےٰ سے ادنےٰ اشارہ کو بھی قبول کرے گی۔ جیسے ایک چُست آدمی کو جب کوئی کام کہا جاتا ہے تو وہ فوراً کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور ایک سُست آدمی کو کہا جاتا ہے تو وہ اسی معمولی سے کام کو بڑا بوجھ سمجھ کر سُستی کرتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ

قوتِ عملیہ کی کمزوری

دو قسم کی ہوتی ہے ایک حقیقی اور ایک غیر حقیقی۔ غیر حقیقی تو یہ ہے کہ قوت تو موجود ہو۔ مگر عادت وغیرہ کی وجہ سے زنگ لگا ہؤا ہو۔ اور حقیقی یہ ہے کہ ایک لمبے عرصہ کے عدم استعمال کی وجہ سے وہ مُردہ کی طرح ہو گئی ہو اور اسے بیرونی مدد اور سہارے کی ضرورت پیدا ہو گئی ہو۔ غیر حقیقی کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص میں مثلاً طاقت تو ایک من بوجھ اٹھانے کی ہے لیکن بوجہ کام کی عادت نہ ہونے کے وہ اس بوجھ کو اٹھانے سے گھبراہٹ محسوس کرتا ہے ایسا شخص اگر کسی وقت اپنی طبیعت پر دباؤ ڈالے گا تو اس بوجھ کو اٹھانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور حقیقی مثال یہ ہے کہ بوجہ دیر تک کام نہ کرنے کے کام کی طاقت ہی باقی نہ رہی ہو اور اب وہ مثلاً دس بیس سیر سے زیادہ نہیں اٹھا سکتا تھا ایسے شخص سے اگر ہم ایک من بوجھ اٹھوانا چاہیں تو ہمیں اسے کوئی مددگار دینا ہوگا۔ یا اس کے بوجھ کو دس دس سیر کے حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔ غرض جب

طاقت کا خزانہ

موجود نہ ہو اس وقت بیرونی ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں تاکہ جو کام سامنے ہے اسے پورا کر دیا جائے۔ یہی حالت بعینہٖ اعمال کی اصلاح کی ہے اور مختلف لوگوں کے لئے مختلف علاجوں کی ضرورت ہوُا کرتی ہے۔ بعض کے لئے قوتِ ارادی پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے بعض کے لئے قوتِ عمل پیدا کرنا۔ اور بعض کے لئے ایسی صورت میں جب بوجھ زیادہ ہو اور ان کی طاقت برداشت سے باہر ہو بیرونی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے سَو من بوجھ اگر کسی کے سامنے پڑا ہوُا ہو اور وہ اسے اُٹھانا چاہے تو اس کے لئے کوئی قوتِ ارادی یا کوئی علم کام نہیں دے سکتا بلکہ باوجود قوتِ ارادی رکھنے کے اور باوجود یہ جاننے کے کہ یہ سَو من ہے وہ اسے ہلا بھی نہیں سکے گا بیس سیر کے متعلق تو جب اسے معلوم ہوگا کہ یہ بیس سیر ہے نہ کہ غلطی سے دس سیر سمجھتا رہا تو وہ اسے اٹھا لے گا کیونکہ بیس سیر اٹھانے کی طاقت اس کے اندر موجود تھی یا ایک انسان کے اندر قوتِ ارادی موجود ہے لیکن وہ اس سے کام نہیں لیتا تو اگر کسی دوسرے وقت وہ اپنی قوتِ ارادی سے کام لینا شروع کر دے تو وہ اسے فائدہ دے سکتی ہے۔ جیسے فرض کرو

ایک بُڑھیا عورت

ہے جس کا ایک ہی بیٹا ہے جو میدانِ جنگ میں چلا گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد خبر آئی کہ وہ مر گیا ہے۔ یہ بُڑھیا عورت کسی دوسرے وقت بیمار پڑ جاتی ہے اور اپنے علاج کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتی۔ کیونکہ وہ کہتی ہے میرا اب دنیا میں کون ہے جس کے لئے میں زندہ رہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس مایوسی کی وجہ سے اس کی بیماری بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن فرض کرو کہ اس کے بعد جبکہ وہ بالکل کمزور ہو چکی ہوتی ہے یکدم اسے گورنمنٹ کی طرف سے تار پہنچتا ہے کہ

تمہارا بیٹا زندہ ہے

پہلے غلطی سے اس کی موت کی اطلاع تمہیں بھیجی گئی تھی۔ اس تار کے ملتے ہی وہ بیماری کا مقابلہ کرنا شروع کر دے گی دوائیں اسے موافق آنے لگ جائیں گی غذائیں اسے انگ لگنی شروع ہو جائیں گی اور وہ تھوڑے ہی دنوں میں اچھی بھلی ہو جائے گی۔ ایسے واقعات بکثرت دنیا میں ہوتے رہتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں میں طاقت تو موجود ہوتی ہے لیکن وہ اسے استعمال نہیں کرتے بعض دفعہ اس کے الٹ مثالیں بھی مل جاتی ہیں۔ مثلاً چند دن ہی ہوئے ایک عورت کو رات کے وقت سانپ نے کاٹا۔ اسنے ایک معمولی کیڑا سمجھ کر پرواہ نہ کی۔ وہ بالکل اچھی بھلی اپنا کام کرتی رہی لیکن دن کو اسے معلوم ہؤا کہ جس چیز نے اسے کاٹا تھا وہ سانپ تھا اور وہ فوراً مر گئی۔ یہ واقعہ بھی قوتِ ارادی کی طاقت کا ہے۔ خود زہر شدید نہ تھا۔ بوجہ ناواقفیت کے اس کی قوتِ ارادی کام کرتی رہی لیکن جب اسے معلوم ہؤا کہ کاٹنے والی چیز سانپ تھی تو اس نے ہمّت ہار دی اور خیال کیا کہ سانپ کے زہر کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح ہتھیار پھینک دینے سے عورت کی ہلاکت واقع ہوئی۔

دوسری صورت

یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص ملیریا سے بیمار ہے۔ کونین اس کے پاس موجود ہے اسے کا ارادہ بھی ہے کہ میں اچھا ہو جاؤں لیکن نقص یہ ہے کہ اسے علم نہیں کہ کونین ملیریا کو دور کر دیتی ہے۔ اس عدم علم کی وجہ سے باوجود اس کے کہ اس کا دل چاہتا ہے میں اچھا ہو جاؤں وہ اچھا نہیں ہو سکے گا کیونکہ اسے علم نہیں ہے کہ کونین ملیریا کو دور کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ اس کا استعمال نہیں کرتا یا ایک شخص کے پاس ایک مٹکا پڑا ہؤا ہے پہلے اس میں پانی تھا لیکن بعد میں ختم ہو گیا یہ دیکھ کر کسی ہمسائے نے اس میں پانی ڈال دیا۔ لیکن اسے اس بات کا علم نہیں اسے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ مٹکے میں تو پانی نہیں میں کہاں سے پیئوں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ عدم علم کی وجہ سے باوجود مٹکے میں پانی موجود ہونے کے پیاسا رہتا ہے۔ مگر

تیسری صورت

یہ ہے کہ پانی ہے ہی نہیں جس سے وہ اپنی پیاس بجھا سکے۔ تمہیں کتنی ہی خواہش ہو کہ اگر پانی ملے تو میں اس سے اپنی پیاس بجھاؤں۔ تمہیں کتنا ہی علم ہو کہ پانی پیاس بجھانے کے کام آتا ہے لیکن اگر تم ایسے جنگل میں ہو جس میں پانی کہیں ہے ہی نہیں۔ تو پانی کہاں سے مل سکتا ہے۔ پس ایسے موقعہ پر ارادہ اور علم بھی باطل ہو جاتا ہے اور جب تک پانی نہ ہو انسان کا ارادہ اور اس کا علم اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ غرض یہ تین چیزیں ہیں جنکے ذریعہ ہم لوگوں کا علاج کر سکتے ہیں۔

بعض لوگوں کے اعمال میں کمزوری اس لئے ہوتی ہے کہ ان میں قوتِ ارادی نہیں ہوتی۔ بعض عمل میں اسلئے کمزور ہوتے ہیں کہ ان میں علم کی کمی ہوتی ہے۔ اور بعض عمل میں اس لئے کمزور ہوتے ہیں کہ ان میں قوتِ عمل نہیں ہوتی مؤخر الذکر لوگوں کے لئے جب تک بیرونی سامان مہیا نہ کئے جائیں اس وقت تک کچھ نہیں بن سکتا۔

تربیت اطفال کا نادر موقع

---

۲۸ مئی کا دن جماعتِ احمدیہ کے لئے نہایت اہم دن ہے۔ اس دن احمدی بچّوں کے مرکزی امتحانات دستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال) میں شامل ہونا ضروری ہے۔

والدین اور عہدیداران سے اِس دن کو کامیاب بنانے کے لئے درخواست ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر

دعاؤں اور مال کیساتھ ہاتھ بٹانے کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل سے معلوم ہو چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ بلکہ اب تک بنیادوں سے اوپر کام نکل چکا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اجتماع تک تعمیر مکمل ہو جائے۔ اس لئے سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کے ساتھ اور مال کے ساتھ اس کارِ خیر میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

ہال کی تکمیل کے لئے مزید دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ اس رقم کی فراہمی کے لئے جہاں ہر خادم پر چندہ لگایا جا رہا ہے وہاں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس نیک کام کے لئے تین سو تیرہ ایسے مخیر اصحاب تیار کئے جائیں جن میں سے ہر ایک کم از کم تین سو تیرہ روپے کی رقم ادا کرے۔ انشاء اللہ ان سب احباب کے نام ایک تاریخی یادگار کے طور پر محفوظ رکھے جائیں گے۔ تا آنے والی نسلیں جو اس عمارت سے فائدہ اٹھائیں اور مختلف امصار و دیار سے یہاں آکر خدا اور اس کے رسول صلعم کی محبت کا سبق سیکھیں اور اپنے اسلاف کی نیکیوں کو قائم رکھنے کا عزم لے کر جائیں۔ وہ ان سب احباب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب خاکسار نے یہ اطلاع دی کہ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر شروع ہو گئی ہے تو حضور نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیں۔ اور اس کے بابرکت ہونے کے متعلق بار بار دعائیہ کلمات ادا فرمائے میں یقین رکھتا ہوں کہ جو احباب صدق دل سے اس تحریک میں حصہ لیں گے اور کم از کم تین سو تیرہ روپے کی رقم اس مد میں عطا فرمائیں گے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اور حضور کے خدام کی دعاؤں سے بہت حصہ پائیں گے۔ اور وہ بھی جو اتنی رقم دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ لیکن اس کام کی تکمیل کے لئے دعاؤں اور کوششوں سے مدد کریں گے وہ بھی انشاء اللہ دعاؤں سے حصہ لیں گے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ ان تین سو تیرہ افراد میں ایسے خدام کو بھی شامل کیا جائے جو اگرچہ اتنی رقم دینے کی استطاعت نہیں رکھتے لیکن اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ نیز دوسروں سے چندہ حاصل کرنے میں نمایاں کوشش کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خاکسار کی درخواست پر ایک ہزار روپیہ تعمیر کے لئے دینا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ جب سے یہ تجویز زیر غور آئی ہے اس میں مندرجہ ذیل وعدے یا وصولیاں ہوئی ہیں:۔

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ——— ایک ہزار روپیہ
۲۔ مکرم رانا منظور احمد صاحب قائد علاقہ سرگودھا ——— تین صد تیرہ روپے
۳۔ " عبدالرحیم صاحب پراچہ دو ہزار نقد ادا کر چکے ہیں اور مزید کا وعدہ کیا ہے۔
۴۔ " مبارک محمود صاحب نائب قائد علاقہ لاہور ——— تین صد تیرہ روپے
۵۔ " مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس مرکزیہ ——— تین صد تیرہ روپے
۶۔ خاکسار مرزا رفیع احمد ——— تین صد تیرہ روپے
۷۔ مکرم شریف احمد صاحب باٹا پور ——— تین صد تیرہ روپے
۸۔ " چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ——— "
۹۔ " مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری ——— "

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مجھے ذاتی طور پر عمارتوں سے کوئی دلچسپی نہیں صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کو پورا کرنے کی غرض ہے اور اس خواہش کے تحت کہ یہ عمارت نسلاً بعد نسلٍ نوجوانوں میں پاکبازی، تقویٰ طہارت اور عشق خدا اور رسول صلعم پیدا کرنے کے لئے ایک مرکزی حیثیت کی حامل اور درس عشق حاصل کرنے کے لئے ایک مدرسہ کے طور پر ہو۔ میں نے اس کام کو شروع کیا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خود اس کام میں میری مدد فرمائے گا۔ جیسا کہ اس نے پہلے بھی غیر معمولی طور پر فرمائی ہے۔ اور ایسے ذرائع سے رقوم بھجوائیں ہیں کہ جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مدد فرمائے گا۔ اور خود لوگوں کے دلوں میں یہ ڈالے گا کہ وہ اپنے خداداد مال میں سے کچھ حصہ اس نیک کام میں دیکر اس کے فضلوں کو اور اس کے غریب بندوں کی دعاؤں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کریں۔

سب سے آخر میں احباب سے یہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت دے اور اس کی تکمیل کے لئے غیب سے سامان فرمائے اور یہ ساری بنیاد شروع سے آخر تک اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اس کی رضا کے حصول پر مبنی ہو۔ آمین۔

والسلام

مرزا رفیع احمد۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبارِ احمدیہ

از ۱۲ رمئی تا ۱۸ رمئی ۱۹۶۵ء

● اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ الحمدللہ۔ احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی میں ایک عرصہ تک زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۰ رمئی کو بخیریت واپس ربوہ تشریف لے آئیں۔ ابھی تک آپ کو پوری طرح آرام نہیں آیا۔ البتہ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ آپ نے ان تمام بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے بیمار پرسی کی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ضلع راولپنڈی اور سابق صوبہ سرحد کی احمدی جماعتوں کا تربیتی دورہ اور مجالس انصار اللہ سابق سرحد کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے بعد مورخہ ۱۱ رمئی کی شب کو بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ آپ واہ کینٹ۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ مردان اور ٹوپی میں تشریف لے گئے اور اہم تقاریر فرمائیں۔ آپ کے ہمراہ تشریف لے جانے والے بعض دیگر احباب نے بھی تقاریر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ جماعتوں میں نمایاں بیداری پیدا کرنے کا موجب ہوا۔

● محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر ان دنوں افریقہ کی احمدی جماعتوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ گھانا میں آپ کی طبیعت بڑی آنت میں سوزش کی وجہ سے اچانک ناساز ہو گئی تھی۔ لیکن جلد ہی طبیعت صحت کی طرف مائل ہو گئی اور آپ آئیوری کوسٹ تشریف لے گئے۔ وہاں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد اب آپ فری ٹاؤن (سیرالیون) پہنچ گئے ہیں۔ احباب آپ کی صحت کے لئے اور دورہ کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

● ۱۴ رمئی کو خطبہ جمعہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قیام پاکستان اور اس کے استحکام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سلسلے میں اہل پاکستان پر کیا اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ آپ نے پاکستانی احباب کو تلقین کی کہ وہ ان ایام میں پاکستان کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ اور ملک کے دفاع اور حفاظت کیلئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔

● جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام تعلیم القرآن کلاس یکم جولائی تا ۳۱ رجولائی ۱۹۶۵ء ربوہ میں جاری کی جائے گی۔ جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ مقامی امیر یا صدر کے توسط سے جلد از جلد درخواستیں بھجوا دیں۔ منظور شدہ احباب کے ناموں کا اعلان کلاس شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل الفضل میں کر دیا جائے گا۔

● مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے اعلان فرمایا ہے کہ حسب سابق مورخہ ۲۷ رمئی (جمعرات) کو یوم خلافت کی تقریب ہوگی۔ یہ وہ تاریخ ہے جبکہ ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت قائم ہوئی تھی۔ تمام جماعتیں اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور ان میں خلافت کی اہمیت و برکات کو واضح کریں۔

حُسنِ کارکردگی

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۳۰ر اپریل ۱۹۶۵ء کو ختم ہونے والے سال میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لہٰذا جن علاقوں اور جماعتوں کی وصولی خاص طور پر اچھی ہے ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے ہیں۔ ایسی جماعتوں کی فہرست نیچے بھی درج ہے تا بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت بھی ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ انہیں دینی اور دنیاوی انعامات سے نوازے۔ اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ دوسری جماعتوں کے لئے بھی جن کے نام اس فہرست میں نہیں آسکے۔ دعا کی جاوے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی مالی جہاد کے میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق بخشے۔

مختلف علاقوں میں سے اضلاع نواب شاہ اور کراچی کی وصولی سب سے اچھی ہے ان دونوں علاقوں کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی ان کے سالانہ بجٹوں کے سو فیصدی سے بھی زائد ہے۔ اور ضلع نواب شاہ کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی سالانہ بجٹ سے زیادہ ہے۔ البتہ جماعت احمدیہ کراچی کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اسی فیصدی سے کم ہے۔ لہٰذا انہیں اس چندہ کی وصولی کو مزید بڑھانا چاہیئے۔ لیکن یہ وصولی بھی دوسری اکثر بڑی بڑی جماعتوں سے بہتر ہے اور اس جماعت کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی تو ریکارڈ وصولی ہے۔ ابھی تک کوئی دوسری جماعت کراچی کی اس مد کی گزشتہ سال کی وصولی دو لاکھ اڑتالیس ہزار روپیہ تک بھی نہیں پہنچ سکی۔ اور اس سال اس جماعت نے اس سے بھی تنتیس ہزار روپیہ زیادہ یعنی کل دو لاکھ اکیاسی ہزار روپیہ چندہ عام و حصہ آمد کی مد میں جمع کرائے ہیں۔ حالانکہ گزشتہ کئی سالوں میں اس جماعت سے متعدد احباب راولپنڈی تبدیل ہو رہے ہیں۔ دوسرے نمبر پر جماعت احمدیہ لاہور ہے جس کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی اس سال دو لاکھ سترہ ہزار روپے ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ا۔ جماعت ہائے جن کی چندہ عام و حصہ آمد اور جلسہ سالانہ ہر دو مدات کی وصولی سو فیصدی ہے

ضلع جھنگ:۔ دارالصدر غربی الف۔ دارالصدر غربی ب۔ دارالرحمت غربی۔ دارالنصر شرقی۔ دارالعلوم (ربوہ)

ضلع سرگودھا:۔ قائد آباد۔ ساہیوال۔ چک ۴۳ جنوبی۔ چک ۱۷۰ / ۱۶۲ ش۔

ضلع میانوالی:۔ بھکر۔ چک ۴۷ / ایم۔ایل۔ اے احمد یالوال

ضلع لائل پور:۔ چک ۶۱ گ ب بھروڑ۔ چک ۲۷۶ ر ب منیلاں۔ چک ۳۰۳ ر ب مانانوالہ۔ چک ۵۸ ج ب نکرہ۔ چک ۲۸۳ ج ب۔ گوٹ پورہ۔ چک ۹۹ گ ب ہریو۔ چک ۲۷۵ ر ب شیرکا۔ چک ۲۲۶ گ ب کھنڈکاؤ۔ نانکیانوالہ۔ ماموں کانجن۔ چک ۱۳۳ ر ب۔ چک ۲۶۹ گ ب۔

ضلع لاہور:۔ نیلا گنبد (لاہور) کماں۔ رکھ شیخ کوٹ۔

ضلع شیخوپورہ:۔ آنبہ کرم پورہ۔ کوٹ پنڈوری۔ گنگڑکی۔ گھیلی۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ کوٹ ناہدہ۔ گکھڑ منڈی۔ تونیکی۔ جیٹکے۔ ہیڈ خانکی۔

ضلع سیالکوٹ:۔ داتہ زید کا۔ چیونڈہ کاہوں۔ چک قریشیاں۔ ڈیریانوالہ۔ بھڈال۔

ضلع گجرات:۔ ملکوال۔ مراد۔ سوک کلاں۔ ککیانہ

آزاد کشمیر:۔ چرناڑی۔

ضلع راولپنڈی:۔ کہوٹہ

ضلع جہلم:۔ سرائے نورنگ

ضلع مظفرگڑھ:۔ مظفرگڑھ۔ چک ۴۷۵ / ٹی۔ڈی۔اے۔ چک ۲۵۵ / ٹی۔ڈی۔اے۔

ضلع ملتان:۔ سرائے سدھو۔ چک ۲۴ / ۱۰۔آر۔ چک ۱۳۴ / ۱۰۔آر۔ کوٹھی والہ۔ چاہ جیون سنگھ

ضلع منٹگمری:۔ پاکپتن۔ بھیرک۔ قصبہ۔ چھانگ۔ ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۹۶ / مراد۔ چک ۱۲۱ / مراد۔ چک ۱۶۹ / مراد۔

ضلع رحیم یار خاں:۔ بستی اہاجنیدا۔ چک ۱۰۴ پی الجیات۔ چک ۹۵ / پی۔ چک ۱۰۶ / پی۔ چک ۱۲۳ / ای۔پی نیرودہ۔ چک ۱۱۴ / پی اکرو۔ ڈھونڈی سٹیشن۔

ضلع خیرپور:۔ کنڈی۔ بعبہ ڈیرہ۔ گوٹھ غلام محمد۔ گوٹھ فتح دین۔ گوٹھ دیرہ مراڑہ۔

ضلع نواب شاہ:۔ نواب شاہ۔ رحمٰن آباد۔ نصرآباد۔ گوٹھ امام بخش۔ چک ۲۱ دھو۔ بھریا روڈ۔ دریاخانمری۔ باندھی۔ شہدادپور۔ دیہہ ماہ وعند۔ گوٹھ مولا بخش۔ سعید آباد۔ گوٹھ بادہ۔ گوٹھ بوٹے خان۔

ضلع تھرپارکر:۔ کنری۔ محمد آباد سٹیٹ۔ ناصر آباد سٹیٹ۔ کریم نگر فارم

ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد سٹیٹ۔ ظفر آباد سٹیٹ دیہہ لاہینی۔ مشرقی پاکستان:۔ چوڈنگہ۔

ب۔ جماعت ہائے جن کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی سو فیصدی اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی نوّے ۹۰ فیصدی سے اوپر ہے

ضلع سرگودھا:۔ خوشاب۔ بڈھہ رانجھا۔

ضلع لائل پور:۔ چک ۱۰۸ / ج ب تلونڈی۔ چک ۶۳۴ / گ ب۔ چک ۱۰۸ / ر ب چوہدری والہ۔ سمندری۔

ضلع لاہور:۔ مزنگ (لاہور) ہانڈوگوجر

ضلع شیخوپورہ:۔ چک ۳۲ / ۷۔ ۵۔ چک ۹۹ نواں کوٹ

ضلع گوجرانوالہ:۔ چک پٹھان

ضلع سیالکوٹ:۔ سمبڑیال۔ گوہل گلوٹیاں۔

ضلع ہزارہ:۔ مانسہرہ

ضلع مظفرگڑھ:۔ چک ۱۳۰ / ٹی ڈی اے۔

ضلع ملتان:۔ ملتان چھاؤنی

ضلع منٹگمری:۔ اوکاڑہ۔ دیپالپور۔ چک ۱۳ / ۱۱۔ایل

ضلع جیکب آباد:۔ جیکب آباد

ضلع سکھر:۔ روہڑی

ضلع نواب شاہ:۔ دیہہ چھاپٹ۔ کمال ڈیرہ۔ گوٹھ محمد اسمٰعیل۔ ضلع تھرپارکر۔ نورنگر فارم۔

(باقی)

فوری ضرورت

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔

۱۔ ڈاکٹر جو میڈیکل گریجوایٹ ہو۔

گریڈ:۔ ۸۵۰ - ۲۵/۶۷۵ - ۲۵/۵۰۰ - ۲۰ - ۳۰۰

کرایہ مکان -/۲۵ روپے ماہوار

۲۔ لیڈی ڈاکٹر۔ میڈیکل گریجوایٹ

گریڈ:۔ ۸۵۰ - ۲۵/۶۷۵ - ۲۵/۵۰۰ - ۲۰ - ۳۰۰

کرایہ مکان -/۲۵ روپے ماہوار

نان پریکٹس الاؤنس -/۱۵۰ روپے ماہانہ

مندرجہ بالا گریڈ گورنمنٹ کے کلاس سیکنڈ افسران کے گریڈ پر نظر ثانی سے پہلے کے صدر انجمن کی طرف سے منظور شدہ گریڈ ہیں۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ کو لکھا ہوا ہے کہ موجودہ گریڈ پر نظر ثانی کر کے کلاس ٹو کے برابر کئے جائیں۔ اُمید ہے کہ صدر انجمن احمدیہ اس کی منظوری دے دے گی۔ انشاء اللہ۔

خاکسار امید رکھتا ہے کہ جماعت کے مخلص احمدی ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر جو سلسلہ کا درد رکھتے ہیں وہ مرکزی ہسپتال میں کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے۔

درخواست ہائے دُعا

- مکرم سید محمد لطیف صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ بعارضہ شدید کھانسی بیمار ہیں۔
- برادرم چوہدری شیر محمد صاحب آف بیگم کوٹ دارالنصر ربوہ کا لڑکا محمد انور عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ اور صحت بہت کمزور ہو چکی ہے۔

(سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی۔ ربوہ)

- میرے چھوٹے بھائی شیخ احمد الدین صاحب ایڈمنسٹریٹو آفیسر جی ایچ کیو راولپنڈی بعارضہ نیفرائیٹس بیمار ہیں اور سی ایم ایچ ہسپتال پنڈی میں زیر علاج ہیں۔

(شیخ عبدالرحمٰن سیکشن آفیسر ریلوے ڈنگ راولپنڈی)

- مشکلات اور پریشانیوں سے نجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالستار نظیم ۱۵۹ - ۲ پی ایڈی کالونی۔ کراچی)

- میری والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ اب کمزوری کے باعث چلنا پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔

(خاکسار شریف احمد خاں ۹۶ - شام نگر چوبرجی لاہور)

- میرے ماموں مکرم عبدالرشید صاحب سخت بیمار ہیں۔

(خاکسار طارق سلیم احمد جوہر آباد کراچی ۱۹)

احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

وصیت

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان ضرور بالتفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۵۶۳ :- میں مبارک احمد ولد بشیر احمد قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ صوبہ میسور۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ریڈیو سیٹ قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپے سائیکل قیمت -/۱۰۰ روپے۔ وگھڑی اثاثہ البیت -/۲۰۰ میں آٹھ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو پرائیویٹ سروس کی صورت میں ۱۲۵ روپے ماہوار ملتی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد مبارک احمد موصی۔ گواہ شد بشیر الدین احمد ولد محمد عثمان صاحب ساکن یادگیر میسور۔ گواہ شد نعمت اللہ غوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر۔

اعلان نکاح

میری عزیزہ شمشاد اختر بنت چوہدری فضل الٰہی صاحب کے نکاح ہمراہ چوہدری محمد اسلم پرویز باجوہ ابن چوہدری حفیظ احمد صاحب آف داتہ زیدکا بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز جمعہ اعلان فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔

احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر طرح سے بابرکت بنادے۔

(عبدالعزیز محتسب امور عامہ۔ ربوہ)

PSALMS OF AHMAD

حضرت اقدس کے اردو اشعار کا

منظوم انگریزی ترجمہ

قیمت دس روپے

دفتر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ

مقبوضہ کشمیر کے طول و عرض میں احتجاجی مظاہروں اور ہڑتالوں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے

بھارتی پولیس کی فائرنگ سے دس کشمیری مسلمان شہید مظاہرہ کرنے والی سینکڑوں عورتیں گرفتار

مظفر آباد ۱۸ مئی۔ کشمیری رہنماؤں شیخ عبد اللہ اور مرزا افضل بیگ کی گرفتاری کے بعد سے مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی مظاہروں اور ہڑتالوں کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے ابھی تک جاری ہے اور ریاست میں ابھی تک زبردست کشیدگی پائی جاتی ہے۔ گرفتاریوں کے سلسلہ میں سری نگر۔ اسلام آباد۔ بارہ مولا۔ سوپور۔ پلوامہ۔ ودوا۔ کشتوار، پام پور۔ بدرطا۔ گھندربل۔ باندی پورہ۔ بادلگام۔ پتن، جاجن اور دوسرے اہم شہروں اور دیہات میں ابھی تک مسلسل ہڑتال جاری ہے۔ دکانیں۔ تجارتی مراکز۔ اور تعلیمی ادارے جمعہ تک بند رہیں گے اس دن حریت پسند مستقبل کا پروگرام طے کریں گے۔

ریاست کے وزیر داخلہ مسٹر ڈی پی دھر نے حال ہی میں بارہ مولا کا دورہ کیا وہ جب شہر میں پہنچے تو ہزاروں کی تعداد میں مرد، عورتیں اور بچے۔ اپنے رہنماؤں کی گرفتاری اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ وزیر داخلہ نے انہیں منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کا حکم دیا۔ لیکن مسلمانوں کے غم و غصہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ جس کے بعد انھوں نے فائرنگ کرنے کا حکم دیا۔ جس پر پولیس نے اندھا دھند فائرنگ کی جس کی وجہ سے دس مسلمان شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

سری نگر میں خواتین نے اپنے رہنماؤں کی گرفتاری اور اپنے بھائیوں، شوہروں اور رشتہ داروں پر ظلم و ستم کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا تھا۔ بھارتی پولیس نے ان پر بھی لاٹھی چارج کیا۔ اور سینکڑوں عورتوں کو گرفتار کر لیا۔

بھارتی فوج اور پولیس کے تشدد کے باوجود کشمیری مسلمانوں کی تحریک آزادی برابر زور پکڑ رہی جاری ہے۔ اب روزانہ ہر محلہ میں احتجاجی جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ اہم شہروں میں ایجی ٹیشن جاری ہے۔ اب ایجی ٹیشن دیہات میں پھیل گیا ہے اس کو کچلنے کے لئے دیہات میں سنٹرل ریزرو پولیس اور پنجاب آرمڈ پولیس کے دستے روانہ کئے جا چکے ہیں۔

سری نگر میں ۹ رمئی سے کرفیو نافذ ہے اور تمام اہم مقامات پر فوج متعین ہے مبادا کی حسین اور دلفریب وادی اس وقت سنسان پڑی ہے۔ سیاحوں نے اپنے پروگرام منسوخ کر دیئے ہیں۔

گورکھپور کے فرقہ وارانہ فسادات میں تین مسلمان شہید

گورکھپور ۱۸ رمئی۔ گورکھپور کے فرقہ وارانہ فساد میں تین مسلمان شہید ہوئے ایک سو تیس مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے نزاحی اضلاع سے پولیس کی بھاری جمعیت گورکھپور بھیجی گئی ہے۔

سورن سنگھ سے استعفیٰ کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۸ رمئی ہندوستانی پارلیمنٹ کے کانگریسی ممبر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ استعفےٰ دیں۔

اس مطالبے کی وجہ یہ ہے کہ ۱۹۶۰ء میں جنرل شیخ اور سردار سورن سنگھ کے مذاکرات کے بعد جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا تھا اس میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا تھا کہ رن کچھ کا علاقہ متنازعہ ہے اور بات چیت سے اس کا تصفیہ کیا جائے گا۔

پچھلے دنوں ہندوستانی وزیر اعظم شاستری نے اعتراف کیا تھا کہ میں اعلان کے اس حصے سے بے خبر تھا۔ ہندوستان رن کچھ کے تمام علاقے پر اپنا حق جتاتا ہے اور اسے متنازعہ علاقہ ماننے کے لئے سرے سے تیار نہیں۔

موجودہ حالات سے مایوس نہ ہوں

رفقاء کو شیخ عبد اللہ کا پیغام

راولپنڈی ۱۸ رمئی شیخ عبد اللہ نے اپنے پیروکاروں سے کہا ہے کہ وہ مایوس نہ ہوں بلکہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کی کوششیں جاری رکھیں تاکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہو سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ عبد اللہ نے اپنے داماد مسٹر جی ایم شاہ کے ذریعہ اپنے مداحوں کو یہ پیغام دیا ہے۔

مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی انگلستان سے کامیاب مراجعت

آپ نیوکلیر فزکس میں بلند پایہ ریسرچ اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں

ربوہ ـــ تعلیم الاسلام کالج کے پروفیسر مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی، پی ایچ ڈی۔ انگلستان کی ڈرہم یونیورسٹی میں طبیعات کی نئی شاخ نیوکلیر ایلیشن میں بلند پایہ ریسرچ کرنے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پچھلے دنوں ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں اور آپ نے حسب سابق تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ طبیعات میں تعلیم و تدریس کے فرائض سنبھال لئے ہیں

ڈاکٹر نصیر احمد خان ستمبر ۱۹۶۲ء میں اعلیٰ سائنسی تعلیم کی غرض سے ربوہ سے انگلستان تشریف لے گئے تھے وہاں آپ نے ڈرہم یونیورسٹی میں طبیعات کی نئی شاخ نیوکلیر ایکلشن میں تحقیقات کی۔ آپ نے غیر معمولی لیاقت کا ثبوت دیتے ہوئے چار سال کا کام ۲½ سال کے قلیل عرصہ میں کر دکھایا جس کی بنا پر آپ کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا مستحق قرار دیا گیا۔ آپ نے نیوکلیئر فزکس میں اڑھائی سال کی قلیل مدت میں پی ایچ ڈی کامیابی کے ساتھ ختم کر کے شعبہ فزکس ڈرہم یونیورسٹی کی تاریخ میں ایک واحد مثال قائم کی ہے اس سے قبل اتنی قلیل مدت میں وہاں کسی اور کو پی ایچ ڈی ڈگری نہیں ملی۔ آپ کی غیر معمولی لیاقت کے پیش نظر ڈرہم یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے آپ کو کچھ عرصہ کے لئے شعبہ فزکس میں ریسرچ اسسٹنٹ مقرر کیا چنانچہ آپ یونیورسٹی کے انگریز طلباء اور طالبات کی آنرز فزکس کے تجربات میں رہنمائی فرماتے رہے۔

اس دوران میں آپ نے تین بلند پایہ سائنسی مقالے بھی لکھے جو آپ نے انگلستان کے نامور سائنسی ادارہ جات اور کانفرنسوں میں پڑھ کر سنائے اور نامور سائنسدانوں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ یہ مقالے مادہ (MATTER) اور مخالف مادہ (ANTIMATTER) کی خصوصیات اور ان کی ہلاکت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بنیادی ذرات کے بارہ میں تھے ان میں سے دو مقالے اٹلی کے مشہور عالم سائنسی مجلہ NUOVO CEMENTO میں اور ایک مقالہ امریکہ کے عالمی میگزین "فزیکل ریویو" میں شائع ہو رہا ہے۔

اسی دوران میں آپ نے متعدد سائنسی مباحثات میں بھی حصہ لیا چنانچہ ڈرہم یونیورسٹی یونین کے ایک مباحثہ میں آپ برطانیہ کے ایک سابق وزیر تعلیم سر ایڈورڈ بوائل کے ہمراہ بحث میں آپ بھی شریک ہوئے۔

آپ نے ساتھ کے ساتھ تعطیلات کے دوران یورپ کی نامور سائنس لیبارٹریز کا دورہ کر کے تھوڑا تھوڑا عرصہ ان میں کام بھی کیا۔ جن ممالک کی لیبارٹریز دیکھنے اور ان میں کام کرنے کا آپ کو موقع ملا ان میں فرانس، جرمنی، اٹلی، یوگوسلاویہ، ہالینڈ، بلجیئم، سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا شامل ہیں۔

دوران قیام انگلستان میں آپ اپنے وطن کی خدمات بجالانے میں بھی پیش پیش رہے چنانچہ آپ مسلسل دو سال تک ڈرہم اور نیوکاسل کی انجمن پاکستان کے صدر رہے۔ متعدد ممبران پارلیمنٹ اور میئرز کے ساتھ دوستانہ مراسم قائم کر کے انھیں مختلف مواقع پر قومی تقاریب میں مدعو کیا بالخصوص نیوکاسل میں یوم پاکستان کی تقریب پر ایک عظیم الشان اجتماع منعقد کیا جس میں آپ ہی کی زیر صدارت ہائی کمشنر پاکستان جناب آغا ہلالی نے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر تقریر کی۔ نیز صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پچھلے دنوں اپنے قیام لندن کے دوران آپ کو انجمن پاکستان کے صدر کی حیثیت سے ڈرہم سے لندن بلوایا چنانچہ بعض اور انجمن ہائے پاکستان کے صدر صاحبان کی معیت میں آپ کو صدر مملکت کے ساتھ خصوصی ملاقات کا موقع ملا۔

آپ واپسی پر لندن۔ فرانکفورٹ اور ماسکو ہوتے ہوئے پاکستان واپس آئے ہیں۔ آپ تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ فزکس میں مزید تحقیقات کا کام کریں گے اس سلسلہ میں آپ کو متعدد یورپین سائنسدانوں کی معاونت حاصل رہے گی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کی کامیاب مراجعت ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔